باب-04

دینِ اسلام

(Religion of Islam)

اِس دنیا کے سب سے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک اور رہتی دنیا تک اللہ تعالیٰ کے پاس قابلِ قبول مذہب ، اسلام ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ،یعنی بے شک دین تو اللہ کے پاس اسلام ہی ہے،(اٰل عمران:۱۹)۔اُس کا یہ بھی فرمانا ہے کہ،وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ،یعنی اور جو کوئی اسلام کے سوا اور دین اختیار کرے گا تو وہ اس سے ہر گز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں رہے گا،(اٰل عمران:۸۵)۔

اسلام کے معنی خود کو خدا کے حوالے کرنا ہے۔ اس کے سامنے گردنِ تسلیم جھکانا ہے۔ اس کے احکام کی اطاعت کرنا ہے۔ اس کا مقصدِ اعلیٰ، توحید اور خدا کو ایک ماننا ہے۔ اسلام نہ کسی خاندان سے خاص ہے نہ اس میں ذات پات کا جھگڑا ہے۔ نہ کسی زبان سے خصوصیت رکھتا ہے۔ یہ دین،عبادات اور عقائد کا نام ہی نہیں بلکہ انسان کی سماجی، معاشی اور معاشرتی زندگی کے لیے ایک مکمل نظام فراہم کرتا ہے۔ اسلام میں تمام انسان آپس میں برابر ہیں۔ کوئی کسی سے بہتر ہے تو صرف اپنے اعمال کے لحاظ سے ہے۔ اسلام کی رُو سے عالم اور جاہل، محنتی اور آرام طلب، تندرست اور معذور، قوی اور ضعیف، ہر گز برابر نہیں ہو سکتے۔ مساوات کے اصل معنی ہر ایک کو اس کا حق دینا ہے ۔۔۔ جیسا کام ویسا انعام۔ مساوات، عمل اور جزائے عمل میں ہے۔ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ،یعنی بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ باعزت وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے،(الحجرات:۱۳)۔ اسلام تمام عالم کو ایک انسان بنا دیتا ہے، جسے انسانِ کبیر کہتے ہیں،یعنی ایسا انسان جو معاشرہ کے ہر فرد کی کسی بھی تکلیف کو اپنی تکلیف محسوس کرے۔ یہ ہے اسلام کی روح۔۔۔!

گذشتہ باب میں بتایا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ ساری انسانیت کی طرف انبیائے کرام کو تواتر سے بھیجتا رہا ہے۔اور اس بارے میں فرمایا، وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ،یعنی اور کوئی امت ایسی نہیں جس میں کوئی خبر دار کرنے والا نہ گزرا ہو، (فاطر:۲۴)۔

جس وقت سے یہ دنیا قائم ہوئی ہے اسی وقت سے نبیوں کی بعثت کا سلسلہ جاری ہے۔ انبیائے کرام اقوام کی رہنمائی کے لیے ہر دَور میں اور ہر خطے میں بہ کثرت آتے رہے۔ تاہم قرآن مجید میں صرف پچیس (25)انبیائے کرام کے ناموں کا تذکرہ ملتا ہے جن پر دینِ اسلام کی تعلیمات وحی کی صورت میں نازل ہوا کرتی تھیں۔ ان میں سے چار انبیاء ایسے ہیں جن پر نازل ہونے والی وحی کا سلسلہ کتابی مجموعوں کی صورت بھی اختیار کر گیا۔ صاحبِ کتاب نبی کو رسول بھی کہا جاتا ہے۔ ان تمام پیغمبروں کا کسی نہ کسی پشت پر ایک دوسرے سے نسبی تعلق بھی بنتا ہے۔ اگلے صفحے پر ان ہی انبیائے کرام اور رسولانِ عظام کے نسبی ربط کو چارٹ کی صورت میں دکھایا گیا ہے۔ ان میں سے شیث علیہ السلام کا تذکرہ قرآن کریم میں تو نہیں ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ ان کا نام تورات میں بہ طور نبی درج ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نسبی تعلق راست حضرت اسماعیل علیہ السلام سے بنتا ہے، لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، چارٹ میں دکھائے گئے صرف اکیس (21)واسطوں تک ذکر فرمایا کرتے۔ یہ سلسلۂ نسبی آپؐ کے والد حضرت عبداللہ سے شروع ہوتا اور حضرت عدنان تک پہنچتا۔ اس سے آگے کے واسطوں کو بیان کرنے سے آنحضرتؐ نے منع فرمایا ہے۔

حضرت آدمؑ، ابو البشر ہیں۔ وہ صفی اللہ بھی کہلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو خلیفۃ الارض ٹھہرایا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ انھیں تعظیمی سجدہ کرو۔ حضرت نوحؑ کی عمر تقریباً نو سو برس کی تھی۔ آپؑ نے اپنی قوم کی نافرمانی کے سبب ان کے لیے ہلاکت کی دعا کی۔ سب قوم والے ایک کشتی میں سوار ہو گئے، سیلاب آیا اور سب ڈوب گئے۔ چناں چہ آپؑ کو آدم ثانی بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ، جوانی میں ہی نبوت سے سرفراز ہوئے۔ آپؑ نے دین کی تبلیغ شروع کی تو نمرود نے آپؑ کو آگ میں ڈلوا دیا۔ لیکن اللہ کے حکم اور فضل سے آپؑ نقصان سے محفوظ رہے۔ پھر آپؑ نے عراق کو چھوڑ دیا اور اپنی تبلیغ کے لیے بیت القدس اور مکہ کو منتخب کیا۔ مکہ میں حضرت اسماعیلؑ پیدا ہوئے۔ اسماعیلؑ کعبہ کی تعمیر میں اپنے والد حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ رہے۔ اسی نسبت سے مسلمان، ملت ابراہیمی کے نام سے بھی پکارے جاتے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ پر فرعون نے بہت ظلم ڈھائے۔ اللہ نے موسیٰؑ کو مصر چھوڑنے کا حکم دیا۔ چناں چہ آپؑ دریائے نیل میں اتر گئے۔ فرعون نے ان کا پیچھا کیا لیکن راستے ہی میں وہ دریائے نیل میں غرق ہو گیا۔ حضرت عیسیٰؑ مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں کے نزدیک مقدس ہستی ہیں۔ آپؑ روح اللہ کہلاتے ہیں۔ مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق آپؑ کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا گیا اور آپؑ کا ظہور قیامت کے نزدیک ہو گا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم انبیائے کرام کے سلسلے کے آخری نبی ہیں۔ آپؐ بھیجے جانے والے تمام انبیاؤں کے مقابل کامیاب ترین رہنما مانے جاتے ہیں۔

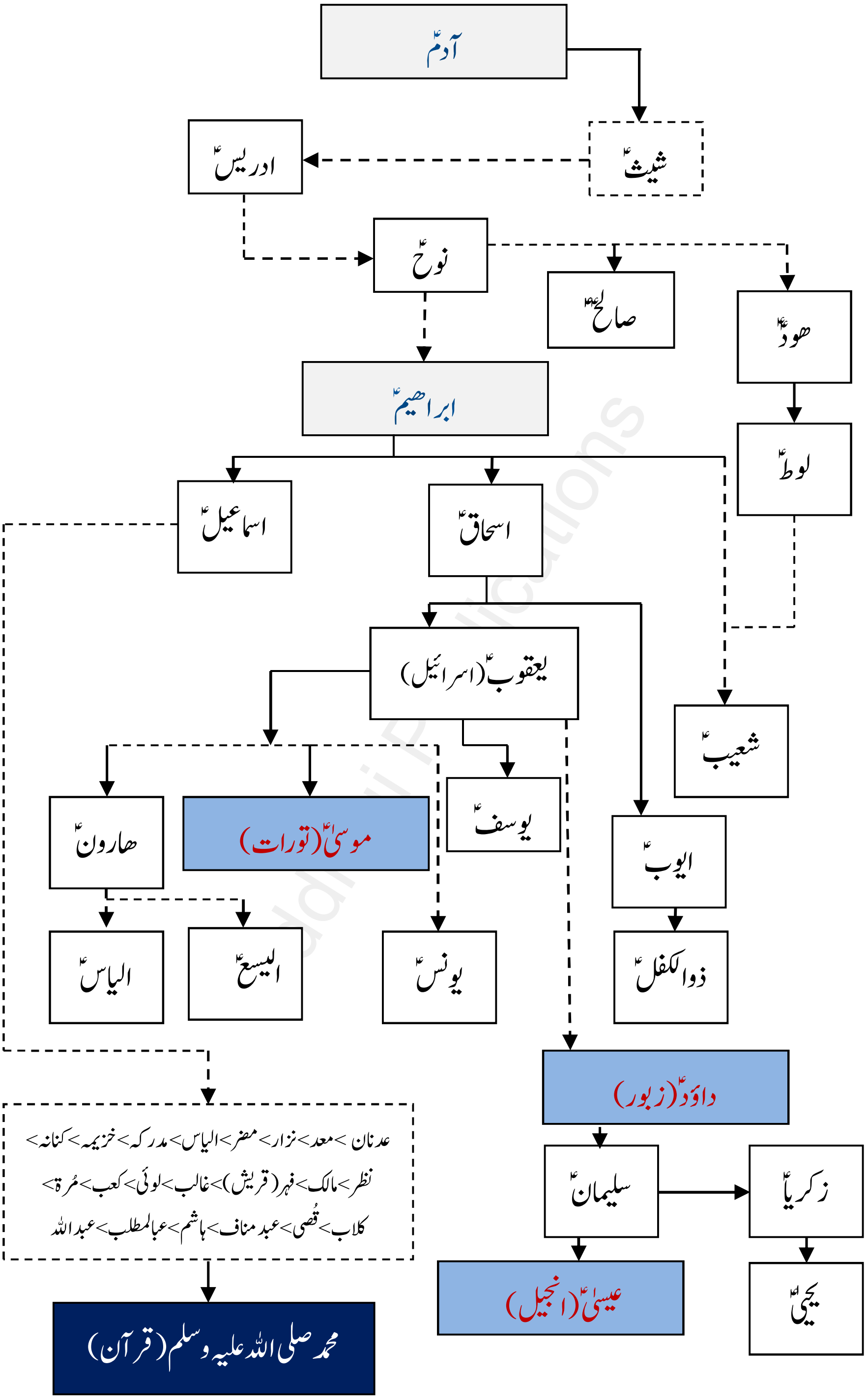

قرآن میں مذکور انبیاء کرام اور رسولانِ عظام کا نسبی ربط

اسلام کا مقصدِ اعلیٰ، توحید اور خدا کو ایک ماننا ہے۔ اللہ تعالیٰ شرک کو پسند نہیں کرتا۔ **لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ**، یعنی اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے، (لقمان:۱۳)۔ توحید تمام انبیاء کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔

پیغمبروں کے توسط سے بھیجے ہوئے دین کا جب لوگوں کے ہاتھوں حلیہ بگاڑ دیا جاتا ہے، اور جب اس سے انھیں دوری پیدا ہونے لگتی ہے، اور پھر جب وہ دین کو یکسر ترک کر دیتے ہیں تو اللہ ہدایت کے لیے مزید پیغمبروں کو بھیجتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا ہو گا کہ جب دین کامل ہو جاتا ہے اور اس کا یہ کمال اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو اس کے بعد کسی نئے پیغمبر کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا روشناس کیا ہوا اسلام، دینِ کامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نبی مکرمؐ سے فرماتا ہے، **الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا**، یعنی آج میں نے تمھارے دین کو کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام اور پوری کر دی اور دینوں میں سے تمھارے لیے اسلام کو پسند کیا، (المائدہ:۳)۔

چناں چہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اب قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، **مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا**، یعنی محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں ہیں [سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں]، اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے، (الاحزاب:۴۰)۔

Siddiqui Publications